فصل: بعض آیات کے ذریعے رسالت کی خصوصیت پر ان کے استدلال کا ردّ

اور جہاں تک اُن لوگوں کا یہ استدلال ہے جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو بطورِ دلیل پیش کرتے ہیں:

{كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِنْكُمْ يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا} [البقرة: 151] .

جیسا کہ ہم نے تم میں ایک رسول تم ہی میں سے بھیجا جو تم پر ہماری آیتیں پڑھتا ہے۔

اور اسی طرح اُن لوگوں کا یہ استدلال جو اللہ تعالیٰ کے ایک اور ارشاد کو بطورِ دلیل پیش کرتے ہیں:

{لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ} [آل عمران: 164] .

اللہ نے ایمان والوں پر احسان کیا ہے جو ان میں انہیں میں سے رسول بھیجا (وہ) ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے۔

پس یہ بھی اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ہی کی مانند ہے — یعنی جس آیت کو یہ لوگ بطورِ دلیل پیش کر رہے ہیں:

{لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ} [التوبة: 128] .

یہ جو اس آیت کے عموم سے استدلال کیا جا رہا ہے، تو خود اس عموم کے ثبوت ہی میں نزاع اور اختلاف پایا جاتا ہے، پس یہ آیت –جس کے عموم سے استدلال کیا جا رہا ہے– دو حال سے خالی نہیں: یا تو وہ خطاب تمام انسانوں کے لیے ہو گا، مقصود یہ ہو کہ ہم نے تمہاری طرف ایک ایسا رسول بھیجا جو انسانوں ہی میں سے ہے، کیونکہ تم اس بات کی طاقت نہیں رکھتے تھے کہ کسی فرشتے سے دین کو براہِ راست حاصل کر سکو، پس اللہ تعالیٰ نے تم پر یہ احسان فرمایا کہ تمہاری طرف ایک بشری رسول بھیج دیا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{وَقَالُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ وَلَوْ أَنْزَلْنَا مَلَكًا لَقُضِيَ الْأَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُونَ - وَلَوْ جَعَلْنَاهُ مَلَكًا لَجَعَلْنَاهُ رَجُلًا وَلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَا يَلْبِسُونَ} [الأنعام: 8 - 9] .

اور کہتے ہیں اس پر کوئی فرشتہ کیوں نہیں اتارا گیا، اور اگر ہم فرشتہ اتارتے تو اب تک فیصلہ ہو چکا ہوتا پھر انہیں مہلت نہ دی جاتی۔ اور اگر ہم کسی فرشتہ کو رسول بنا کر بھیجتے تو وہ بھی آدمی ہی کی صورت میں ہوتا اور انہیں اسی شبہ میں ڈالے رکھتا جس میں اب مبتلا ہیں۔

یا تو یہ خطاب عربوں کے لیے مخصوص ہو، اور دونوں احتمالات پر غور کرنے کے بعد، جو ذکر اس میں شامل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مخاطبین پر احسان فرمایا کہ ان کی جنس سے تعلق رکھنے والا رسول بھیجا، اور اس میں کوئی بات نہیں جو اس بات کی ممانعت کرے کہ وہ رسول دوسروں کی طرف بھی بھیجا جائے، کیونکہ اگر یہ خطاب تمام انسانوں کے لیے ہو، تو وہ جنات کی طرف بھی رسول ہے، حالانکہ وہ ان کی جنس سے نہیں ہے، تو پھر یہ کس طرح منع ہوگا، جبکہ یہ خطاب عربوں کے لیے ہو اور اللہ تعالیٰ نے ان پر یہ احسان فرمایا کہ ان کی جنس سے تعلق رکھنے والا رسول بھیجا؟ کہ وہ دوسروں

پر بھی اسی طرح احسان کر چکے ہوں، پس عجم، عرب کے نسبت زیادہ قریب ہیں بنسبت اس کے کہ جن، انسان کے قریب ہوں، اللہ تعالیٰ نے عزّت والے قرآن میں خبر دی ہے کہ جب جنّوں نے قرآن سنا تو وہ ایمان لے آئے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ نَفَرًا مِنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُونَ الْقُرْآنَ فَلَمَّا حَضَرُوهُ قَالُوا أَنْصِتُوا فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا إِلَى قَوْمِهِمْ مُنْذِرِينَ - قَالُوا يَاقَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا كِتَابًا أُنْزِلَ مِنْ بَعْدِ مُوسَى مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ وَإِلَى طَرِيقٍ مُسْتَقِيمٍ - يَاقَوْمَنَا أَجِيبُوا دَاعِيَ اللَّهِ وَآمِنُوا بِهِ يَغْفِرْ لَكُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ - وَمَنْ لَا يُجِبْ دَاعِيَ اللَّهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْأَرْضِ} [الأحقاف: 29 - 32]
.

اور جب ہم نے آپ کی طرف چند ایک جنوں کو پھیر دیا جو قرآن سن رہے تھے، پس جب وہ آپ کے پاس حاضر ہوئے تو کہنے لگے چپ رہو، پھر جب ختم ہوا تو اپنی قوم کی طرف واپس لوٹے ایسے حال میں کہ وہ ڈرانے والے تھے۔ کہنے لگے اے ہماری قوم ! بے شک ہم نے ایک کتاب سنی ہے جو موسیٰ کے بعد نازل ہوئی ہے، ان کی تصدیق کرنے والی ہے جو اس سے پہلے ہو چکیں، حق کی طرف اور سیدھے راستہ کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ اے ہماری قوم ! اللہ کی طرف بلانے والے کو مان لو اور اس پر ایمان لے آؤ وہ تمہارے لیے تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں دردناک عذاب سے بچا لے گا۔ اور جو اللہ کی طرف بلانے والے کو نہ مانے گا تو وہ زمین میں اسے عاجز نہیں کر سکے گا اور اللہ کے سوا اس کا کوئی مددگار نہ ہوگا، یہی لوگ صریح گمراہی میں ہیں۔

اور فرمایا:

{قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا - يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا - وَأَنَّهُ تَعَالَى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا - وَأَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللَّهِ شَطَطًا - وَأَنَّا ظَنَنَّا أَنْ لَنْ تَقُولَ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا - وَأَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِنَ الْإِنْسِ يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ مِنَ الْجِنِّ فَزَادُوهُمْ رَهَقًا - وَأَنَّهُمْ ظَنُّوا كَمَا ظَنَنْتُمْ أَنْ لَنْ يَبْعَثَ اللَّهُ أَحَدًا - وَأَنَّا لَمَسْنَا السَّمَاءَ فَوَجَدْنَاهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيدًا وَشُهُبًا - وَأَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ فَمَنْ يَسْتَمِعِ الْآنَ يَجِدْ لَهُ شِهَابًا رَصَدًا - وَأَنَّا لَا نَدْرِي أَشَرٌّ أُرِيدَ بِمَنْ فِي الْأَرْضِ أَمْ أَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا - وَأَنَّا مِنَّا الصَّالِحُونَ وَمِنَّا دُونَ ذَلِكَ كُنَّا طَرَائِقَ قِدَدًا - وَأَنَّا ظَنَنَّا أَنْ لَنْ نُعْجِزَ اللَّهَ فِي الْأَرْضِ وَلَنْ نُعْجِزَهُ هَرَبًا - وَأَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدَى آمَنَّا بِهِ فَمَنْ يُؤْمِنْ بِرَبِّهِ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَلَا رَهَقًا - وَأَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُونَ وَمِنَّا الْقَاسِطُونَ فَمَنْ أَسْلَمَ فَأُولَئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا - وَأَمَّا الْقَاسِطُونَ فَكَانُوا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا - وَأَنْ لَوِ اسْتَقَامُوا عَلَى الطَّرِيقَةِ لَأَسْقَيْنَاهُمْ مَاءً غَدَقًا - لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ وَمَنْ يُعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا - وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا - وَأَنَّهُ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوهُ كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا - قُلْ إِنَّمَا أَدْعُو رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِهِ أَحَدًا - قُلْ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا رَشَدًا - قُلْ إِنِّي لَنْ يُجِيرَنِي مِنَ اللَّهِ أَحَدٌ وَلَنْ أَجِدَ مِنْ دُونِهِ مُلْتَحَدًا - إِلَّا بَلَاغًا مِنَ اللَّهِ وَرِسَالَاتِهِ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا - حَتَّى إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ أَضْعَفُ نَاصِرًا وَأَقَلُّ عَدَدًا - قُلْ إِنْ أَدْرِي أَقَرِيبٌ مَا تُوعَدُونَ أَمْ يَجْعَلُ لَهُ رَبِّي أَمَدًا - عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا - إِلَّا مَنِ ارْتَضَى مِنْ رَسُولٍ فَإِنَّهُ يَسْلُكُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَدًا - لِيَعْلَمَ أَنْ قَدْ أَبْلَغُوا رِسَالَاتِ رَبِّهِمْ وَأَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَأَحْصَى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا} [الجن: 1 - 28] .

کہہ دو کہ مجھے اس بات کی وحی آئی ہے کہ کچھ جن (مجھ سے قرآن پڑھتے ہوئے) سن گئے ہیں، پھر انہوں نے (اپنی قوم سے) جا کر کہہ دیا کہ ہم نے عجیب قرآن سنا ہے۔ جو نیکی کی طرف رہنمائی کرتا ہے سو ہم اس پر ایمان لائے ہیں، اور ہم اپنے رب کا کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے۔ اور ہمارے رب کی شان بلند ہے نہ اس کی کوئی بیوی ہے اور نہ بیٹا۔ اور ہم میں سے بعض بے وقوف ہیں جو اللہ پر جھوٹی باتیں بنایا کرتے تھے۔ اور ہمیں خیال تھا کہ انسان اور جن اللہ پر ہرگز جھوٹ نہ بولیں گے۔ اور کچھ آدمی جنوں کے مردوں سے پناہ لیا کرتے تھے سو انہوں نے ان کی سرکشی اور بڑھا دی۔ اور وہ بھی سمجھے ہوئے تھے جیسا کہ تم نے سمجھ رکھا ہے کہ اللہ ہرگز کسی کو (رسول بنا کر) نہ بھیجے گا۔ اور ہم نے

آسمان کو ٹٹولا تو ہم نے اسے سخت پہروں اور شعلوں سے بھرا ہوا پایا۔ اور ہم اس کے ٹھکانوں (آسمانوں) میں سننے کے لیے بیٹھا کرتے تھے، پس جو کوئی اب کان دھرتا ہے تو وہ اپنے لیے ایک انگارہ تاک لگائے ہوئے پاتا ہے۔ اور ہم نہیں جانتے کہ زمین والوں کے ساتھ نقصان کا ارادہ کیا گیا ہے یا ان کی نسبت ان کے رب نے راہ راست پر لانے کا ارادہ کیا ہے۔ اور کچھ تو ہم میں سے نیک ہیں اور کچھ اور طرح کے، ہم بھی مختلف طریقوں پر تھے۔ اور بے شک ہم نے سمجھ لیا ہے کہ ہم اللہ کو زمین میں (جا کر) کبھی عاجز نہ کر سکیں گے اور نہ ہی ہم بھاگ کر عاجز کر سکیں گے۔ اور جب ہم نے ہدایت کی بات سنی تو ہم اس پر ایمان لے آئے، پھر جو اپنے رب پر ایمان لے لایا تو نہ اسے نقصان کا ڈر رہے گا اور نہ ظلم کا۔ اور کچھ تو ہم میں سے فرمانبردار ہیں اور کچھ نافرمان، پس جو کوئی فرمانبردار ہو گیا سو ایسے لوگوں نے سیدھا راستہ تلاش کر لیا۔ اور لیکن جو ظالم ہیں سو وہ دوزخ کا ایندھن ہوں گے۔ اور اگر (مکہ والے) سیدھے راستے پر قائم رہتے تو ہم ان کو با افراط پانی سے سیراب کرتے۔ تاکہ اس (ارزانی) میں ان کا امتحان کریں، اور جس نے اپنے رب کی یاد سے منہ موڑا تو وہ اسے سخت عذاب میں ڈالے گا۔ اور بے شک مسجدیں اللہ کے لیے ہیں پس تم اللہ کے ساتھ کسی کو نہ پکارو۔ اور جب اللہ کا بندہ (نبی) اس کو پکارنے کھڑا ہوتا ہے تو لوگ اس پر جمگھٹا کرنے لگتے ہیں۔ کہہ دو میں تو اپنے رب ہی کو پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہیں کرتا۔ کہہ دو میں نہ تمہارے کسی ضرر کا اختیار رکھتا ہوں اور نہ کسی بھلائی کا۔ کہہ دو مجھے اللہ سے کوئی نہیں بچا سکے گا اور نہ مجھے اس کے سوا پناہ ملے گی۔ مگر اللہ کا پیغام اور اس کا حکم پہنچانا ہے، اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا تو اس کے لیے دوزخ کی آگ ہے جس میں وہ سدا رہے گا۔ یہاں تک کہ جب وہ (عذاب) دیکھیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے تو وہ جان لیں گے کہ کس کے مددگار کمزور اور شمار میں کم ہیں۔ کہہ دو مجھے خبر نہیں جس کا تم سے وعدہ کیا گیا

ہے وہ قریب ہے یا اس کے لیے میرا رب کوئی مدت ٹھہراتا ہے۔ وہ غیب جاننے والا ہے اپنے غائب کی باتوں پر کسی کو واقف نہیں کرتا۔ مگر اپنے پسندیدہ رسول کو (بتاتا ہے) پھر اس کے آگے اور پیچھے محافظ مقرر کر دیتا ہے۔ تاکہ وہ بظاہر جان لے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیغامات پہنچا دیے اور اللہ نے تمام کاموں کو اپنے قبضے میں کر رکھا ہے اور اس نے ہر چیز کی گنتی شمار کر رکھی ہے۔

اسی کے مانند اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی ہے:

{وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ} [الزخرف: 44] .

اور بے شک وہ (قرآن) آپ کے لیے اور آپ کی قوم کے لیے ایک نصیحت ہے، اور تم سب سے اس کی باز پرس ہوگی۔

آپ کی قوم قریش ہے، لیکن اس سے یہ بات مانع نہیں کہ یہ ذکر تمام عرب کے لیے ہو، بلکہ تمام انسانوں کے لیے ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{وَإِنْ يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ - وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ} [القلم: 51 - 52] .

اور بالکل قریب تھا کہ کافر آپ کو اپنی تیز نگاہوں سے پھسلا دیں جب کہ انہوں نے قرآن سنا اور کہتے ہیں کہ یہ تو دیوانہ ہے۔ اور حالانکہ یہ قرآن تمام دنیا کے لیے صرف نصیحت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَى عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا} [الفرقان: 1] .

وہ بڑی برکت والا ہے جس نے اپنے بندے پر قرآن نازل کیا تاکہ تمام جہان کے لیے ڈرانے والا ہو۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ - إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ - وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِينٍ} [ص: 86 - 88].

کہہ دو میں اس پر تم سے کوئی مزدوری نہیں مانگتا اور نہ میں تکلف کرنے والوں میں ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ - ذِي قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ - مُطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ - وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُونٍ - وَلَقَدْ رَآهُ بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ - وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ - وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَانٍ رَجِيمٍ - فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ - إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ - لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَسْتَقِيمَ - وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ} [التكوير: 19 - 29] .

بے شک یہ قرآن ایک معزز رسول کا لایا ہوا ہے۔ جو بڑا طاقتور ہے عرش کے مالک کے نزدیک بڑے رتبہ والا ہے۔ وہاں کا سردار امانت دار ہے۔ اور تمہارا رفیق (رسول) کوئی دیوانہ نہیں ہے۔ اور اس نے اس (فرشتہ) کو (آسمان کے) کھلے کنارے پر دیکھا بھی ہے۔ اور وہ غیب کی باتوں پر بخیل نہیں ہے۔ اور وہ کسی شیطان مردود کا قول نہیں ہے۔ پس تم کہاں چلے جا رہے ہو۔ یہ تو جہان بھر کے لیے نصیحت ہی نصیحت ہے۔ اس کے لیے جو تم میں سے سیدھا چلنا چاہے۔ اور تم تو تب ہی چاہو گے کہ جب اللہ چاہے گا، جو تمام جہان کا رب ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{وَأَرْسَلْنَاكَ لِلنَّاسِ رَسُولًا وَكَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا} [النساء: 79] .

(اے رسول) ہم نے تجھے لوگوں کو پیغام پہنچانے والا بنا کر بھیجا ہے، اور اللہ کی گواہی کافی ہے۔

اور یہ بات دو قولوں میں سے زیادہ صحیح قول کے مطابق ہے، اور اس سے مراد اس کے فرمان میں یہ ہے کہ: {وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَكَ وَلِقَوْمِكَ} [الزخرف: 44]. اور بے شک وہ (قرآن) آپ کے لیے اور آپ کی قوم کے لیے ایک نصیحت ہے۔ یقیناً یہ ان کے لیے ایک یاددہانی ہے، جسے وہ یاد کرتے ہیں اور اسی کے ذریعے ہدایت پاتے ہیں۔

اور بعض نے کہا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ یہ ان کے لیے شرف ہے، اور یہ کوئی معمولی چیز نہیں ہے، پس قرآن ان لوگوں کے لیے شرف ہے جو اس پر ایمان لائے، خواہ وہ آپ کی قوم میں سے ہوں یا دیگر اقوام میں سے، لیکن یہ شرف آپ کی پوری قوم کے لیے نہیں ہے، بلکہ جو ان میں سے قرآن کو جھٹلاتا ہے، وہی زیادہ قابلِ مذمت ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ} [المسد: 1] .

ابو لہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے ۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{وَكَذَّبَ بِهِ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ} [الأنعام: 66] .

اور تیری قوم نے اسے جھٹلایا ہے حالانکہ وہ حق ہے۔

اس کے برخلاف یہ کہ قرآن محض ایک نصیحت اوریاددہانی ہو؛ پس قرآن ان کے لیے بھی نصیحت ہے اوردوسروں کے لیے بھی، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرَى لِلْعَالَمِينَ} [الأنعام: 90] .

کہہ دو کہ میں تم سے اس پر کوئی مزدوری نہیں مانگتا، یہ تو جہان والوں کے لیے محض نصیحت ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے تمام جہان والوں کو عام طور پر مخاطب کیا، اور فرمایا:

{وَمَا تَسْأَلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ} [يوسف: 104] .

اور آپ اس پر ان سے کوئی مزدوری بھی تو نہیں مانگتے، یہ تو صرف تمام جہانوں کے لیے نصیحت ہے۔